منشور محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان بمہ محتاج بخاتم
باخاتم و مصداقہ منشور محمدی

تورریت بلا توریہ انجیل بتبجیل
گویان صفت و سیرت مبرور محمدی

نمبر ۳۱ | مطبوعہ ۵ ذی قعدہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

التماس

ہم نے بذریعہ ضمیمہ منشور محمدی یہ وعدہ کیا تہا کہ وہ چند اشاعتین جو نکلنے سے رہگئی ہین نکالکر ہی بروقت اور تازہ اشاعتین نکالی جاوین گے۔ مگر بعض خیرخواہان منشور محمدی نے اسبات کو کہ غیر وقتی اشاعتون کو التزام کے ساتہ پہلے شایع کرکے اسکے بعد تازہ اشاعتین شایع کئے جاوین غیر ضروری اور مہمل خیال فرمایا۔ انہون نے مناسب تصور فرمایا کہ ابہی سے اشاعت کے لئے پابندی وقت کو ملحوظ رکہا جاوے غیر وقتی اشاعتون کے لئے ان اشاعتون کو بہی جو پابندی وقت کے ساتہہ نکل سکین روک رکہنا خوب ہنین۔ ہم بہی اسکو مناسب خیال کرتے ہین۔ چند اشاعتین جو نکلنے سے رہگئے وہ انشاء اللہ عنقریب شایع ہون گے۔

قبول اسلام

(اجمیر مین)

راجپوتانہ گزٹ مطبوعہ یکم جولائی ۱۸۹۹ء مین مرقوم ہے کہ

اس ہفتہ مین بہی جمعہ کے روز مولوی سید جمال علی صاحب نارنولی واعظ محمدی نے جامع درگاہ مین دو ہندؤن کو مشرف باسلام کیا ہے ان مین ایک فرخ آباد کا کایستہ اور دوسرا اہیر ہے۔ دونون جوان شخص ہین اور پتلی گہر مین نوکر ہین۔ ہفتہ گذشتہ مین مہادیو نامی برہمن جو مسلمان ہوا تہا وہ آریہ تہا اب آریون کے مولوی صاحب کے ساتہ خوب دہجیان اوڑاتا ہے۔

بٹالہ شریف ضلع گورداسپور۔ پنجاب

اس جگہ ایک انجمن حمایت اسلام بٹالہ قایم ہوی ہے اسکی تاثیرین ایسی جلدی ظہور مین آئین کہ ایک ماہ کے عرصہ مین زنانہ مشن اسکول عیسائیون کے سب بند ہوگئے اور نو اسکول اسلامی جاری ہوگئے ہین اور اس مجلس کی برکت سے شہر مین منادی عیسائیون کی موقوف ہے۔ اسکی امداد عالی ہمت اہل اسلام کرتے ہین جنکا ذکر نام بنام آیندہ مشتہر کیا کرینگے۔ اب ہم کو ایک خاص ذکر کرنا منظور ہے

یعنے قصبۂ مسانیان شریف تبالہ کے مشرق کو تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہان پر ایک عالی قدر بزرگ قطب وقت گذرے ہین جنکی مزار شریف مرجع خاص و عام ہے انکی اولاد شریف مالک اس قصبہ کی ہے۔ برسے فیاض مسافر پرور رحم دل اور دین کے حامی اُن مین ہین۔ اونہون نے دریا دلی سے سالانہ اس انجمن کی امداد منظور کی ہوی ہے۔ جب کبھی ہمارے پریزیڈنٹ صاحب وہان پر تشریف لیجاتے ہین وہ فیاض بھائی غنی صاحبزادے چندہ معہ نذرانہ پریزیڈنٹ صاحب خوشدلی سے ادا کر دیتے ہین۔ انجمن ان سید صاحبون کا شکریہ بذریعہ اس اخبار کے ادا کرتی ہے۔ کہ ان بزرگون کی بزرگی سب مسلمانون پر ثابت ہو۔

اور جو جو امور بعض ان صاحبزادون کے حالات کی اصلاح کے واسطے ضرور ہین وہ سب دل سوزی سے ادب کے ساتھ دوسرے دفعہ اخبار مین پیش کرینگے انجمن ان کی نمک خوار ہے اور حق نمک ضرور ادا کریگی۔ اللہم اصلح حالہم واحسن مآلہم۔

(از انجمن حمایت اسلام تبالہ شریف)

مورخہ ۲۰ شوال سنہ ۱۳۰۶ھ۔

اخلاقی تعلیم

اوپر کے عنوان مین ایک مضمون جس کے پبلک کو سخت صدمہ پہونچنے کا احتمال ہے، کسی صاحب آئی سی نام عیسائی نے تبالہ سے نور افشان نمبر ۴۴ جلد ۲۱ مین درج کرایا ہے۔

ہم نہین جانتے کہ نور افشان ایسی واہیات تحریرات کا کیون عادی ہے۔ اخبارات کا فرض ہے کہ شاہی اقتدار کو بڑہا دین۔ پبلک کو نفع پہونچا دین نہ کہ برعکس اسکے نقصان۔ مگر ہم نور افشان کو عیسائی اخبار ہونے کی جہت سے معذور رکھکر اس مضمون کے شر کو پبلک سے رفع کرتے ہین۔

صاحب مضمون اپنے خیال عیسویت مین بلا دلیل ثابت کیا ہے کہ انسانی چال چلن اور عام اخلاق کی درستی مسیحی تعلیم ہی سے ہو سکتی ہے بغیر اسکے اخلاقی تعلیم مین کامیابی غیر ممکن ہے اور گورنمنٹ کو بڑی زور سے مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ یونیورسٹیون۔ کالجون اور گورنمنٹی مدرسون کے بجاے مسیحی تعلیم کو جگہ جاری کر دی۔ شاباش میرے شیر سوجھی تو بہت دور کی سوجھی۔ اندہے کو اندہیرے مین بہت دور کی سوجھی۔ صلاح تو اچھی ہے۔ بڑے مزے سے مشن کا کام ہوگا۔ بلکہ اگر خود گورنمنٹ مشنری ہو کر منادی بازارون مین کرے اور جو نمانے اوسکے لئے قانون سزا مقرر فرماوے تو اور بھی مناسب ہے۔

منادی اور مشن اور زر کی طمع ہے تو کچھ نہ ہوا اب سرکاری مدارس مین مسیحی تعلیم دیکر پوری کامیابی ہوگی۔ مجھ کو یہی تعجب ہے کہ مسیحی تعلیم ایسی کیا شئی نادر الوجود ہے جو ہندوستان کو ابتک معلوم نہین۔ ہر کس و ناکس مسیحی تعلیم سے خبردار ہے کوئی فرد بشر ایسا نہین جو اس سے ناواقف ہو۔ کیونکہ اخبارون مین مشن سکولون مین۔ کتابون مین۔ چھوٹی چھوٹی رسالون مین۔ شہرون مین۔ بازارون مین۔ گلی

کوچون مین - عام شاہ راہون مین - نمایش گاہون مین - میلون مین - ہر کہین پادری ومشنری وغیرہ مسیحی تعلیم سے لوگون کو خبردار کرتے پھرتے ہین - اور عمدہ عمدہ جلد بندی اور دبیز کاغذون کے رسالے مفت عوام کو تقسیم کرتے ہین - باقی رہا اور کیا مسیحی تعلیم ہے جسکو گورنمنٹ مدارس مین حکماً و قانوناً اجرا ہونے کا فتوی گورنمنٹ کو دیا گیا ہے - مہربانی کرکے اوسکا نام لین انجیلی تعلیم تو انسانی اخلاق کو درست نہین کرسکتی بلکہ برعکس اسکے تمام اخلاق و تہذیب کی راہ زن ہے باور نہو تو سلاطین یورپ اور یورپین بہائی جو بالعموم عیسائی ہین نظیر موجود ہین -

دل کی آنکہہ کہولکر دیکہہ لو - شاہون مین تو بایہمی نااتفاقی کا ایک قدرتی سلسلہ ہے - مگر رعایا بھی اپنے اپنے بادشاہون کی کیسی مطیع و منقاد و وفادار ہے کہ باید و شاید -

زار روس اپنے ہمعصرون مین کیسے خوش اطوار و خوش معاملہ ہین اور اون کی رعایا نے دسون بار اپنی پاد شاہ پر کیونکر شرط جان نثاری و وفاداری کو ادا کیا - اگر تقدیر یاور نہ ہوتی تو خدا جانے سلطنت مین کتنے دفعہ انقلاب ہوتا - ناظرین اخبارات خوب جانتے ہونگے -

اہالیان امریکہ نے اہل انگلنڈ سے کیا خوش اخلاقی کی اور اب تک کیا کرتے ہین -

آیرلینڈ کے باشندے ایک عرصہ سے زوال سلطنت انگلشیہ پر کیسے کمربستہ ہین اسیطرح جرمن و فرانس وغیرہ کا حال ہے - کیا یہ سب عیسائی نہین کیا یہ سب مسیحی تعلیم سے نابلد ہین - کیا ایک آپ ہی بالہ مین مسیحی تعلیم یافتہ ہین حضرت سلامت یہ سب کچہ مسیحی تعلیم کا نتیجہ ہے - جو انسان کو وحشی بہایم کے طرح مطلق العنان کردیتی ہے اور چونکہ اہل ہند کو بہی مسیحی تعلیم سے واقفیت اور صحبت حاصل ہے - اسلئے اسکا نمونہ نیشنل کانگرس ہند مین بہی موجود ہوگیا -

اور بہت سے عیسائیون کے حالات (جنہون نے بپتسما پاکر مسیحی تعلیم کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا تھا -) خود نور افشان جیسے معزز اخبار مین درج ہین :

چنانچہ نور افشان نمبر ۲۷ جلد ۱۶ صفحہ ۲ عنوان بہروپیا اور صفحہ ۱ عنوان امرتسر کرسچن اسٹوڈنٹ اور نمبر ۲۸ جلد ۱۶ صفحہ ۲ کالم ۳ کا آخری حصہ اور صفحہ ۶ کالم ۲ عنوان ایک ضروری سوال اور نمبر ۳۰ جلد ۱۶ صفحہ ۲ کے فقرات ذیل کہ -

نام کے عیسائیون کا چلن نہایت مکروہ ہے - جسکی تصدیق نور افشان اسطرح کرتا ہے - یہ راست ہے کیون بہئو نام کے مسیحی سنتے ہو تمہاری سبب سے خداوند کریم کے نام کی تحقیر ہوتی ہے شرم کرو - کیون اورون کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتے ہو - تمہارا شرمناک چلن بہتون کو مسیح کی نجات سے روکتا ہے کیون اب چارون کی زندگی پر فرعون بے سامان بنے جاتے ہو - اور اوسی صفحہ پر عنوان - اور نیز نور افشان کو دھمکی - اور اوسی نمبر کے صفحہ ۵ کے آخری حصہ کالم ۳ مین یہہ فقرات - حکومت انگریزی بہی گو کمال خوبی کا

اپنے اندر نہین رکھتی تاہم بہ نسبت حکومتون سلف
کے اسقدر ہم دیکھتے ہین کہ زنا ری سابقہ چوری
کے بدل گئی۔ اور دختر کشی سابقہ وحشت فروشی
کے۔ اور زنا بالجبر اور لواطت وحیوانیت سابقہ
زنا کے اور قتل سابقہ دغا کے جس سے امید پیدا
ہوتی ہے کہ رجوعت حکومت کی بطرف اصلاح
اور خوبی کے ہے۔

ان سب مضامین کو غور سے بچشم عبرت پڑہو اور
خبرت پیدا کرو کہ مسیحی تعلیم سے تمام دنیا کے اخلاق
دا وضاع کیا ہی پاکیزہ درجہ تہ ہوتی جاتی ہین
اور نور افشان نمبر ۳۲ صفحہ ۱ کالم ۲ جلد ۱۶ عنوان
بہر دیا نمبر ۲ بھی دیکھو۔ کیا یہ سب مسیحی تعلیم کی
برکت نہین۔

انسانی اخلاق کو درست کرکے راہ نجات کیطرف
جو ہدایت کرتی ہے اور جو حاکم وقت کا وفادار
بناتی ہے۔ وہ تعلیم محمدی ہے۔ جس کا ثبوت
روز روشن کے طرح روشن ہے۔ چنانچہ علاوہ
نیکوکاری وعبادت وپرہیزگاری کے اپنی
بادشاہ انگلش کی (جو غیر قوم وغیر مذہب ہی)
کیسی وفاداری پر اپنے مقلدین کو آمادہ کیا کہ
سرحدی قضیہ حال مین اہل اسلام سینہ سپر
ہوگئے۔ یہان تک کہ شاہی خیر خواہی کے آگے
اپنے ہم قوم وہم مذہب کا قلع وقمع کرنا اونکی
واجب ٹھہرا جس کی نظیر کابل اور مصر
فتح کا قصہ کیا بتالا سکے آنی سی نے

نسیم ہند:

اور بہ وجوہ یکہ مذہب اسلام مین جہاد فرض تہا مگر سلطنت
انگلشیہ کے مقابل اور زمانہ حال کے مطابق حرام سمجھا گیا
اگر معترض یون کہے کہ اہل ہند مین قوت جہاد کہان ہی
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ سلطنت روم اسلامی ہے وہ
بہی جہاد نہین کرتی حالانکہ اوس مین شرایط جہاد سے
زیادہ قوت ہے مگر فی نفسہ شرط جہاد (یعنے رفع شر
مفسدین) مفقود ہونے سے سلطان روم بہی جہاد
نہین کرسکتے۔ اور اہل ہند گو صاحب قوت نہون مگر
کسی اہل قوت سے ساز کرکے علم جہاد بلند کرسکتے ہے
ای بیلہ وجسکو تم مسیحی تعلیم سمجھتے ہو وہ مسیحی تعلیم نہین
بلکہ پولوسی انسانی تعلیم ہے جسنے مسیحیون کو اقسام اقسام
کی جسمانی تکالیف وعذابون مین ہمیشہ گرفتار کر رکہا اور
پہر روحانی امیدارسانی کی بنیاد ایسی قایم کی جو ابتک
قایم ہے اور جسنے مسیحیون کی روحانی زندگانی پر سخت
صدمہ پہونچایا جسکی سندات مرقوم ہوئین اور جس کا
ثبوت یوروپ واہالیان یوروپ اور وہ لوگ
جو مسیحی تعلیم سے خوگر ہوگئے ملاحظہ کیلئے موجود ہے۔

ہماری رائے مین تو اگر گورنمنٹ مشنریون یا دریون کو
مسیحی تعلیم کی قانوناً ممانعت کردی اور مشنون کی جگہ
مدارس اسلامیہ قایم کردی۔ اور گورنمنٹ مدارس
اور کالجون اور یونیورسیتیون مین اسلامی تہذیب
دفن ادب واصول واخلاق محمدیہ کو داخل کرے تو
پبلک کے لئے کثیر النفع اور سلطنت کے لئے موجب
استحکام ہو۔ اور سلطنت کا فرض بہی یہی ہے کہ تمامتر

رفاہیت عامہ خلایق و درستی اخلاق رعایا پر اپنی توجہ خسروانہ کو مبذول و معطوف رکھے۔ مگر افسوس رعایا کی بدنصیبی سے یہ آرزو بر نہین آسکتی کیونکہ گورنمنٹ انگلشیہ خود مسیحی ہے اور مسیحی تعلیم کو پسند کرتی ہے اور اسی مین اوسکا خمیر ہے۔ فقط۔

راقم سید غلام مولیٰ عطا۔ بودا ہتری

ہندو ازم

عنوان مندرجہ بالا مین پادری تہاکرداس صاحب نے ہندو مذہب کے بابت لکہتے لکہتے محمدیون کے طرف بہی توجہ فرمائی ہے۔ اور صرف اسی فقرہ پر اکتفا کی ہی کہ

(اور محمدی طریقہ نجات بہی صرف انسانی عقل اور تدبیر کا نتیجہ ہے۔) باقی نہ دلیل ہے نہ دعویٰ نہ نتیجہ۔ پادری صاحب اپنی جبلی بغاوت کو نہین چہوڑتے۔ ان کی عادت ہمیشہ عیب گیری کی ہے اور چونکہ جمہور عیسائی بالعموم مسیحی حقیقی تعلیم (اسلام) سے محض نابلد اور ناآشنا ہین اسلئے مسیح کے اوس فرمان کو حقیر و ذلیل سمجہ کر کچہ پرواہ نہین کرتے۔ کہ عیب[1] نہ لگاؤ کہ تمپر بہی عیب نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے ہو اسی طرح تمپر بہی عیب لگایا جاویگا۔ اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اوس سے تمہارے واسطے ناپا جاویگا اور کیون اوس تنکی کو جو تیرے بہائی کے آنکہہ مین ہے دیکہتا ہے پر اوس کانٹری پر جو تیری آنکہہ مین ہے

[1] حاشیہ۔ دوسری نسخون انجیل مین بجاے عیب نہ لگاؤ کے یون ہی کہ الزام نہ لگاؤ اور اسی طرح جہان عیب کا لفظ ہے وہان اسکی جگہ الزام کا لفظ ہی۔ پادری تہاکرداس صاحب کیا یہ تحریف نہین۔ غلام مولیٰ

نظر نہین کرتا۔ یا کیونکر تو اپنے بہائی کو کہتا اوس تنکے کو جو تیری آنکہہ مین ہے لانکالدون اور دیکہہ خود تیری آنکہہ مین کانٹری ہے۔ ای ریاکار پہلے کانٹری کو اپنی آنکہہ سے نکال تب اوس تنکے کو اپنے بہائی کے آنکہہ سے اچہی طرح دیکہہ کے نکال سکیگا۔ متی ۷ باب ۳-۵ لوک ۶ باب ۴۱-۴۲۔

اب لطف یہ ہے کہ یہان تنکا ہی کسی کے آنکہہ مین نہین البتہ معترض کی آنکہہ مین کانٹری موجود ہے جسکی وجہ غالبا وہی کانٹری ہے کہ اچہی آنکہہ مین کو بہی وتاریکی سے تنکا نظر آتا ہے۔

پادری صاحب مین کس بلا کا تعصب ہے کہ اوس کے مقابل نہ کلام خدا کو قبول کرتے ہین اور نہ تجربہ کو دخل دیتے ہین اور نہ اپنے علما و فضلا کی سنتے ہین مگر پادری صاحب کو یاد رہے کہ خدا سے جنگ کرنے مین کبہی سرسبزی نہ ہوگی۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اسلامی اصول جسمانی و روحانی ترقیات اور مسلک نجات کے لئے ابد الآباد تک نہایت ضروری و لازمی ہین اور شکوک و شبہات اور انسانی داخلات اور اصلاحی تغیرات و تبدلات سے ہر طرح ہمیشہ کے لئے بری۔ پس یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسے پاکیزہ اصول انسانی تقررات سے ہون۔ اور تجربہ بہی یہی کہتا ہے کہ ایسے اصول انسانی مدرکات اور ابدی حیات کے عین مطابق ہین۔

یہہ نہین کہ اپنی گناہون کے معاوضہ مین ایک بیگناہ آدمی

کو (جسنے کبھی گناہ نہ کیا) اپنی خیال مین سزایاب سمجھ
لینا اور خود کو مواخذہ عقبیٰ سے بری سمجھنا۔
کافرستان کے کافر لوگ بھی آجتک ایسا ہی کرتے
ہین کہ اپنے فائدون کے خیال مین کسی بے گناہ کو
پکڑ کر دیبی یا بتون کی نذر چڑھا دیتے ہین اور اپنے
ناقص وہم سے سمجھ لیتے ہین کہ ہمارے بت اس فعل
شنیعہ سے ہم سے راضی ہو گئے۔ پس کیا خدای رحیم
کو بھی ایسی قربانی پسند آتی ہے اور اوسکی بھی یہی
عدالت ہے کہ تمام دنیا کی گناہون کی سزا مین ایک
فرد بیگناہ کو سزا دیکر تمام دنیا کو بری کردے آمین!

اور رشوت مین کیا تفاوت ہے۔ یہی کہ روپیہ کے
عوض جان۔

باقی ہم آپکے مضمون معنون بعنوان مسیحی مذہب
ہندوستان کے لئے ضروری ہے۔ کے جواب مین
آپ کو دکھلائین گے کہ آپ کس خیال کے بندہ ہین

راقم سید غلام مولیٰ عطا۔ از بوڈاہیری

مسیحی واعظ اور اونکے افعال

رڑکی ایس پی جی مشن مین پادری ایچ ماینر صاحب
کے پاس عبدالوہاب نامی ایک مسیحی واعظ انجیل بیتا
ان کی بیوی ایسی نیکذات ہین کہ ہر رنگ مین رنگدار
ہین ایک مسلمان پنجابی پادری صاحب کے پاس
بسبب تنگدستی کے عیسائی ہوا۔ جبتک کہ اسپر
اس واعظ کا حال نہ کھلا تبتک تو وہ واعظ کی
خدمت مین رہا لیکن چندروز مین جب شراب خواری
وغیرہ ناپاکی کا ظہور ہوا تب دس پنجابی نے

پادری صاحب سے ذکر کیا کہ یہ اپکا واعظ مع دیگر مسیحیون
سے وہ کام کرتا ہے کہ جن سے ہمین ممانعت کرتا ہے۔
پادری صاحب نے واعظ کو بلا کر دھمکایا تب عبدالوہاب
اور دیگر عیسائی اوس پنجابی کو کہ جسکے دو بیٹے جوان
ساتھ تھے مارنے کو آمادہ ہوے۔ اتوار سے پہلے دن
یعنے سنیچر کے روز عبدالوہاب کے بیوی نے اس پنجابی
کو سخت کلمے کہے اور پادری صاحب سے جاکر کہا کہ پنجابی
نے مجھے گالیان دی ہین چونکہ پادری صاحب اس
عورت کے چلن سے واقف تھے اور اوس کی شرارت
کو جان گئے تھے۔ جب بہت بکنے لگی تو پادری صاحب
نے فرمایا کہ چپ رہ بازاری کسبی۔ عبدالوہاب گاؤن
مین گیا ہوا تھا جب گھر کو واپس آیا اور یہ سنا کہ میم
صاحبہ پنجابیون سے لڑائی کرکے پادری صاحب کے کوٹھی
پر تشریف لیگئی ہوی ہین تو جہت کوٹھی پر آیا اور
آتے ہی پادری صاحب کا ٹانہ واسطے مارنے کے پکڑ لیا
اور میم صاحبہ نے پادری صاحب کی داڑھی جلانے کا
ارادہ کیا لیکن پادری صاحب ٹانہ چھوڑا کر کمرہ مین
تشریف لیگئے۔ عبدالوہاب اور دیگر عیسائی پادری
صاحب اور پنجابیون کو گالیان دیتے ہوے گھرون
کو چلے گئے۔ دوسرے روز اتوار کے دن صبح کے
وقت گرجے مین عبادت کرنے کو آئے تو کتون اور
لاٹھیون کو لیتے آئے جب عبادت ہو چکی تو لاٹھیان
چلنے شروع ہوئین ایک طرف تینون پنجابی تھے اور
دوسرے طرف عبدالوہاب واعظ انجیل اور دیگر مسیحی
تھے۔ خوب دل کھول کر لڑائی ہوی اور پادری صاحب

اور ان کی میم صاحبہ اور دو مس صاحبون کو عبدالوہاب اور اسکے ہمراہیون نے خوب ہی گالیان دین نہایت مشکل سے لڑائی ختم ہوی دوسرے روز عبدالوہاب نے عدالت مین مع ہمراہیون کے پنجابیون پر نالش کی بعدہ پنجابیون نے بھی نالش کی تب میجسٹریٹ رز کی نے ½ ۱ ماہ کی عبدالوہاب واعظ انجیل کو سزا دی اور ½ ۱ ماہ کی ایک عبدالوہاب کے مددگار کو سزا ہوی دونون عیسائی بہائی سہارنپور کے جیلخانہ مین چکی پیستے رہے۔ عبدالوہاب قید سے چھوٹ کر پھر دوسری جگہ مسلمانون اور ہندؤن کی ہدایت کو واعظ انجیل مقرر ہوے۔

مسدس مصنفہ منشی غلام محمد صاحب سوختہ سیالکوٹی۔ در مذمت شراب

درات ہی دعا یہ خدا کی جناب سے
یارب بچائیو مجھے شرب شراب سے

چمتی ہی یہ عزیزون کو عہد شباب سے
محروم رہکے خلق کو کار ثواب سے

مین اور کیا کہون کہ کیا کیا شراب نے
عالم خراب کر دیا خانہ خراب نے

ای بہائیو یہ جا ہوی ہی چیز کیا
آؤ سناؤن مین تمہین کچھ اسکا ماجرا

یہ می وہ ہے کہ جسنے کیا ہند کو تباہ
یہ می وہ ہے کہ سبب ہند لت گیا

غفلت مین ایسے سوتے ہو اپنی خبر نہین
گویا تمہاری شب کو کبھی ہی سحر نہین

یہ می وہ می ہی جس سے کہ چٹخائی خاندان
ہندوستان سے ہوا بی نام و بے نشان

چہور و پرانا قصہ سنو تازہ داستان
واجد علی کا دیکھئے احوال دوستان

کس بیکسی مین آکے جہان سے گذر گیا
کس بیکسی مین آکے جہان سے گذر گیا

ہیچ پوچھئے بزرگونکو بدنام کر گیا
ہیچ پوچھئے بزرگونکو بدنام کر گیا

اور ان کی میم صاحبہ اور دو مس صاحبون کو عبدالوہاب اور اسکے ہمراہیون نے خوب ہی گالیان دین نہایت مشکل سے لڑائی ختم ہوی دوسرے روز عبدالوہاب نے عدالت مین مع ہمراہیون کے پنجابیون پر نالش کی بعدہ پنجابیون نے بھی نالش کی تب میجسٹریٹ رز کی نے ½ ۱ ماہ کی عبدالوہاب واعظ انجیل کو سزا دی اور ½ ۱ ماہ کی ایک عبدالوہاب کے مددگار کو سزا ہوی دونون عیسائی بہائی سہارنپور کے جیلخانہ مین چکی پیستے رہے۔ عبدالوہاب قید سے چھوٹ کر پھر دوسری جگہ مسلمانون اور ہندؤن کی ہدایت کو واعظ انجیل مقرر ہوے۔

اس دخت رز نے جبکہ کر شمہ دیا دکھا
انگلند دیکھ دور سے اسپر ہوا فدا

خرما و قیس دشت مین بن بن سیتا رہا
انگلس نے کوی یار پہ قبضہ جما لیا

اب دیکھو دخت رز ہے لبلبین رقیب کے
قربان ہندیون مین تمہارے نصیب کے

انگلند یون نے دیکھ تمہین مے مین مبتلا
سو جا دکھائین ہیتو تمکو قبر و لگا راستا

پھر لوہین دونون ہاتھون سے پاگل انہین بنا
جاری کیا برتن سے لانا شراب کا

گو بک گئی مکان گرو سب زمین ہے
پینے مگر براندی ہی اور شامپین ہے

یہ دخت رز ہی رز کو تو لندن مین لیگئی
اسکے عوض مین دولت افلاس دیگئی

تم دیکھتے ہو وہ عجب ناز سے گئی
جب آئی تب ہی رز سے وہ دامن بچا گئی

کس جانکنی سے دوستو دولت کماتے ہو
اس دخت رز کے عشق مین ضایع اراتے ہو

جد و اباء تمہارے یہی دولت کماتے تھے
دولت سے اس جہان مین عزت بناتے تھے

درویشون اور خویشونکو اپنی کہلاتے تھے
نزدیک وہ بھی کے عزیز و بجاتے تھے

کچھ اپنے دین و دھرم کی جانب نظر کرو
باپو نکی پت کی دشمنون اللہ سے درد

ہی پیتے پیتے منہ کو ہی پیمانہ کر دیا
پی پی کے تمنے پیٹ کو خم خانہ کر دیا

کہدون تمہین یہ کسنے ہی مستانہ کر دیا
کتون کو بولا شنے دیوانہ کر دیا

افسوس تمکو غیرت و عبرت ذرا نہین
انکھین ہوی ہین نرخ ابھی تک حیا نہین

ہی نے عزیز و اپکو بدنام کر دیا
تم نے کام کرنیوالون کو ناکام کر دیا

عاشق مزاج تم تھے ولا رام کر دیا
نام اوردون سے نام کو گمنام کر دیا

دولہا بنے ہین غیر بنے تم عروس ہو
شہباز غیر تم وہی گھر کے خروس ہو

کچھ حال جانتے بھی ہو شہباز ہند کا
تاریخ کے کتابونکو دیکھو الٹ ذرا

پرواز اسکا سارے جہان سے بلند تھا
آؤ بتاؤن اوج سے کیونکر یہ گر پڑا

پی پی کے مے جو بیت کا پیپا بنا لیا
بھینسے کے طرح رہگیا بے بال و بے پرا

دنیا مین بھی عزیز وہی سرفراز ہند
کرتی ہی نیک و بد مین یہی امتیاز ہند

کرتے تھے اپنی علم پہ عالم مین ناز ہند
ہی ہی تمام ہو گئی اب نشہ باز ہند

پہلے سا اب نہ تجربہ مین کوی دور بین ہے
ہی خاک ہند کیا تو وہی سرزمین ہے

کہتے ہے غلبہ جسکو یہ تعلیم پائے گی
تہذیب جو اب ملک مین نقشہ جمائیگی

مذموم رسم مے کی یہان سے اڑ جائیگی
دنیا مین ہند بال و پر اپنے دکھائیگی

پر لینے دینے پر گئے نقشہ پلٹ گیا
طلبا نے پی وہ مے کہ کلیجہ ہی پھٹ گیا

تعلیم یافتہ تمہین کہتا ہون بر ملا
نیو فیشنو جواب مجھے اسکا دو ذرا

الزام مے کشی کا زیادہ تمہین لگا
کیا یہ تمہارے علم کو دھبہ نہین لگا

یہ سچ ہی یا غلط ہی کمر باندہ لیجئے
خون نوش مے کو ملک سے بس دور کیجئے

ہمت کرو تو کون ہے عقدہ کہ حل نہو
کوشش کرو تو دستو کچھ بے محل نہو

اگر اتفاق ہو تو کبھی پھر خلل نہو
سعی کرو تو ہند یہ ضرب المثل نہو

ایک ایک دو گیارہ رفاقت سے کام ہو
سنو رے تمہاری قوم تمہارا بھی نام ہو

تم الجھا ہٹ اسکو ہر ایک دین نے کہا
ہوتا نہین دلی کا کبھی اسمین سامنا

مانا پ سب برائیونکی ہی یہ پر بلا
پی لی جو مے تو خواہر و مادر نہین روا

یہ سنکے تمکو غیرت و عبرت نہ گر ہو ی
سمجھو بھنور مین ہند کی کشتی یہ جا پڑی

خانہ خراب کر تو الٰہی شباب کا
رد نے پاوے خوف سے سنگین عذاب کا

اس خط پہ یہ عذاب خریدا نہ چاہئے
دانا دلون کو ایسا تو سودا نہ چاہئے

حکمت کے رو سے مرد بھی نامرد ہوتے ہین
کچھ ہوتے ہین تو تتو کرایہ کے ہوتے ہین

باہ کہو کے اپنی عمر دوا یونمین کھوتی ہین
گھر اپنے بیٹھ اپنے کئے پر روتے ہین

صد حیف پھر بھی لوگ سمجھتے نہین ذرا
ہر روز میکشو نکا قدم ہے بڑھا ہوا

دیکھے ہین بعضے دوستو میخوش اسقدر
بس انسیت کا انمین نہین ہی ذرا اثر

مستی مین گذری روز و شب و شام اور سحر
جسم اور جان کی انکو نہین مطلقاً خبر

گویا ہر ایک مے کی ہی بھیت ہو گیا
پیت اسقدر بڑھا کہ کہو پیت ہو گیا

مرتے ہین مے سے سینکڑون مرگ حرام سے
آتے نہین ہین باز یہ سودا خام سے

الفت ہے انکو مے سے صراحی سے جام سے
رغبت نہ ہے خدا و نبی کے کلام سے

یارب لو اپنے فضل سے ان کو براہ کر
اور یہ نہین تو جلتے ہین سب کو تباہ کر

مے سے ہمارے قومی امیر و نکا کام ہے
ایمان و دھرم جو ہی وہ بس ایک جام ہی

کہتے ہین دین و دھرم تو اک وہم عام ہے
بعضونکی تو غذا بھی یہی صبح و شام ہے

بیباک کا حال کیون نہ زبون تر ہو دنیا ن
کعبہ سے کہتے ہے تو اسلام پھر کہان

ہین اپنی ہوشمین ہی یہ باتین فقط کہتا
پیتے تھے مے جو بعضے تو پیتے تھے چھپ چھپا

اب تو اور زاہدان سے اکبار گی حیا
عزت سمجھتے پینا یہ مے کا ہین بر ملا

لعنت ہی ایسی شان پر اور افتخار پر
قابو جہان مین تو سب کو چڑھا ذہین دار پر

معبد مین خالی اور شیخانہ نہین بھرا
میکش ہر ایک سمت سے آتے ہین جھوم جھوم

ہر روز نیکی بد مین ترقی پر ہین قوم
پھر کیون نہ ہو نہین دانہ بوم شوم

قابو تمہین دیا ہی دوستو اگر یہ آپ نے ہین

مرتے بری طرح سے ہین پچھتاتے جاتے ہین

می پیکے دیکھتے ہین یہ بازار کی چمک — پھر رندیونکی دیکھتے ہین جب چمک دمک
چکناہٹ انکی دیکھکہ دہان جاتے ہین ابھک — زرکے عوض خرید کرین دہان سے اشک

اللہ سے اور نہ دین و دنیا سے ڈرتے ہین
آخر کو گھر مین بیٹھکے مگس رانی کرتے ہین

پھر اس عذاب پر ہی نہین ہوتا اختتام — بگڑا جو اشک تو ہوا اس سے پھر جذام
برتاؤ اسکا اہل جہان سے ہوا حرام — برکر سزا ہے ساری سزاؤن سے لاکلام

کیون میکشو یہ تہیک ہے قصہ جناب کا
گر تہیک ہی تو چھوڑ دو پینا شراب کا

یاد آیا ایک قصہ میخوار دوستان — غیرت کے واسطے اسے کرتا ہون بیان
میکش تھا ایک اسکی منا تا ہون دوستان — پی کر شراب سیر کی خاطر ہوا روان

بازار مین چرتا جو اوسے نشہ شراب
بیدھب بدرون مین گرا پھر وہ بے حجاب

اک عرصہ تک وہ دوستو بسمل پڑا رہا — بعد از شراب کہلے ہوئے وہ کباب تھا
اک سگ کا اسطرف کو جو اسدم گذر ہوا — بو سونگھکر کباب کی منھ چاٹنے لگا

میخوار سوچا ہی کوئی معشوق لالہ گون
بوسے وہ میرے پیتا ہی اب مین ہی اسکے لون

یہ سوچکر جو اسنے کیا منھ کو اپنے وا — کتے نے اپنے تانگ کو فوراً ہلا لیا
اور منھ مین اسکے زور سے پیشاب کر دیا — غنغنا چرکے موت کو میخوار نے کہا

ساقی تو جا جلد صراحی کو دور دے
پیاسا ہون می کا عرصہ اک بادہ اور دے

یارو عزیزو دوستو ای میرے بھائیو — میخوارو نکا یہ حال ہو تمکو نہ شرم ہو
مے جانتے ہو سم ہے مگر خم کے خم پیو — مے مین زیان کہتے ہین ایمان سے کہو

مے وہ شجر ہے جسپہ لگا ہی ثمر نہین
میخوار کا دو جگ مین کچھ عزو قدر نہین

اشتہار
رسالۂ چودھوین صدی
اردو زبان کے اخبارون رسالون اور گلدستون کی اشاعت جو موجودہ زمانہ مین ہوی اس سے اردو زبان اور اہل ملک کو جو کچھ بیش بہا نفعے پہونچے ہین وہ ظاہر ہین مگر جاننے والے جانتے ہین کہ پورے فرایض اور مقاصد ادا کرنے والے اخبار اور رسالے ابہی تک بہت کم شایع ہوے ناظرین معاف فرماوین تو یہ کہنا ہی کچھ بے موقع نہ ہوگا کہ بعض اخبار اور رسالے ملک سے ایسے ہی نکلے کہ اونہون نے اردو زبان کو خراب ہی نہین کر دیا بلکہ پایۂ اعتبار سے گراکر بے وقعتی کے دلدل مین پہنسا دیا لہذا زمانہ کی ضرورت سے مجبور ہوکر ہمنے یہ قصد کیا ہے کہ ایک رسالہ چودھوین صدی کے نام سے شایع کرین جو اپنے رنگ مین ایک ہی ہو یہ رسالہ کچھ ذاتی نفع کے غرض سے شایع نہین کیا جاتا ہے بلکہ اوسکا اصلی منشا ملک اور قوم کی بہبود اور اردو زبان کی ترقی ہے اسمین ذیل کی دفعات کی پابندی کیجاویگی۔
(۱) سلیس اور پر اثر اردو کا لحاظ رہیگا کہ ملکی زبان کی ترقی کے علاوہ اثر مین بھی کامیاب ہو۔ (۲) مسلمانون کے باہمی اتفاق برتنے مین کوشش کرنا اسکا اول فرض ہوگا۔
(۳) خیالی انشا پردازی کے پر اثر مضامین جو دلون مین جوش پیدا کرین ہمیشہ شایع ہوتے رہین (۴) اسلام کی گذشتہ حالتون کی تصویرین مضامین کے ذریعہ سے دکھاکر قوم پر اثر ڈالا جاویگا۔ (۵) پر مغز آرٹکل جو خواب غفلت مین سوئے والے اہل اسلام کو چونکائین اس مین شامل رہین گے (۶) کمیاب اور ضروری تاریخون کا سلسلہ بھی

اسمین دیا جاویگا (۷) انجمن اسلامیہ رامپور کی کارروائی اور وہ عمدہ اسپیچین جو جلسون مین وقتاً فوقتاً پڑہی جاوینگے اسمین شایع ہوا کرین گے۔ (۸) اگر ملک نے اس رسالہ کو قدردانی سے اپنی میزون پر جگہ دی تو اس کے ساتھہ بطور ضمیمہ پرجوش ناولون کا سلسلہ بہی شایع کر دیا جاویگا ابہی یہ کیونکر کہا جائے کہ یہ رسالہ اپنے مقاصد مین کس حد تک کامیاب ہوگا۔ ہان جب کوئی کارنمایان اس سے ظہور مین آئے اور جو کچہ ظاہر کیا گیا ہے وہ کر دکہائے تو اوسوقت البتہ قابل عزت ہوگا۔ ہم اور کچہ نہین چاہتے صرف ناظرین اشتہار اسکی ایک کاپی طلب فرما کر دیکہہ لین کہ یہ کچہ کام کی چیز ہے یا نہین۔ اگر مطلب کا ہو تو قدردانی فرمائین نہین تو رسالہ واپس دین۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک (عہ) سالانہ ہے پہلا پرچہ یکم می ۱۸۸۹ء کو شایع ہوگا

المشتہر

ریاض الدین احمد مالک رسالہ چودہوین صدی رامپور مرادآباد انسپکٹر مدارس ریاست رامپور روہیلکہند۔

مراسلات مذہبی

اس نادر رسالہ کے جسکا نام عنوان پر لکہا گیا ہے دو حصے ہین پہلے حصہ مین اولاً قرآن مجید کے کتابت اور صحت کو عمدہ طور سے بیان کیا ہے پہر اثبات نبوت سرور انبیا محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا متعدد دلایل سے کیا ہے دوسرے حصے مین ابطال الوہیت وکفارہ مسیح وتثلیث وغیرہ ان دلایل کو بیکار کیا ہے جو بیبل کے الہامی ہونے پر پیش کئے جاتے ہین اور مشہور اور اہم اعتراضات کے شافی جواب دئے ہین اور بیان نہایت سلیس اور

عام فہم ہے شایقین مشتہر سے قیمت ذیل پر طلب فرمائین

قیمت فی جلد عہ محصول ۲ر

دس جلد کے خریدار کو فی عہ۔

المشتہر

چودہری مولابخش کانپور محلہ توپخانہ بازار کہنہ۔

دفع التلبیسات

یہ قابل دید رسالہ اگرچہ پادری عماد الدین کے رسالہ تعلیقات کا جواب ہے مگر نہایت متانت سے اثبات نبوت محمدی کیا ہے اور اس امر کو کامل مشکوک بلکہ باطل کر دیا ہے کہ اناجیل مروجہ حواریون کی تصنیف ہین اب شایقین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بہ نظر حمیت اسلامی جلد اسکو طلب فرمائین ایسا نہ ہو کہ یہ گوہر گرانمایہ مثل آئینہ اسلام نایاب ہو جائے اور پہر ہاتہ نہ آئے۔

قیمت فی جلد عمدہ کاغذ ۸ر محصول ۱ر

ایضاً معمولی کاغذ ۶ر ،،

دس جلد عمدہ للعہ ۹۰ر

،، معمولی ،، ۶۰ر

المشتہر

سید محمد ابراہیم۔ کانپور۔ احاطۂ کمال خان۔

مسلمان بچون کے واسطے اردو۔ فارسی اور انگریزی کتابون کا سلسلہ

یہ کتابین انجمن حمایت اسلام لاہور نے مسلمان لڑکون کے واسطے بنائی ہین اسلئے ان مین ان باتون کا لحاظ رکہا ہے۔ عبارت سلیس ہو الفاظ ایسے ہون جن کا پڑہنا اور سمجہنا مشکل نہ ہو۔ ہر ایک فقرہ جدا جدا

جدا جدا ہو۔ تاکہ مطلب جلدی سمجھ مین آجاے۔ دینی مسائل کو لڑکون کے سمجھ کے موافق نہایت آسان بیانون کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے خدا کا جلال ایسے چیزون کے ذکر سے بیان کیا گیا ہے جو ہر روز ان کی آنکھون کے سامنے ہوتی ہین اور جن کے ساتھ ان کو کام پڑتا ہے اور اسی سے ان کی معلومات کی ترقی بھی ہوتی جاتی ہے نماز روزے کے ادا کرنے کی جابجا تاکید ہے۔ تاکہ بچپن ہی مین فرایض کے ادا کرنے کی طرف ان کی توجہ ہو۔ اور چیزون کا بیان اسطرح نہین لکھا کہ ان کی نسبت کسی طرح کا لغو خیال دلون مین بیٹھے بلکہ اشیا کی حقیقی اور ضروری فائدے بیان کئے گئے ہین۔ جن نیک عادتون کا اختیار کرنا عورتون اور مردون کے واسطے ضروری ہے ان کا بیان مختلف پیرایون مین بار بار کیا گیا ہے۔ تاکہ ایسی عادتون کی بزرگی ان کے دلون مین مضبوط بیٹھے اور ان کی رغبت پیدا ہو۔

املا کے وہی قاعدے برتے گئے ہین جو پیچھے کے سررشتہ تعلیم کی درسی کتابون مین برتے جاتے ہین کیونکہ ان قاعدون کے ذریعے سے عبارت کے پڑھنے مین آسانی ہوتی ہے چونکہ طریقہ تعلیم کی کتابون مین لکھا ہے کہ چھوٹے لڑکون کے واسطے جلی قلم کتابین مفید ہوتی ہین اسلئے ان کتابون کو بھی جلی قلم سے لکھایا گیا ہے اور الفاظ جدا جدا لکھے ہین۔ تاکہ پڑھنے مین آسانی ہو۔ ہر کتاب کی قیمت بذیعہ محصول ڈاک حسب ذیل ہے قیمت درخواست کے ساتھ آنی چاہئے۔

کتب مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور

اردو کا قاعدہ	۶ پی
اردو کی پہلی کتاب (لڑکون کیواسطے)	۱ر ۶ پی
(لڑکیون کے واسطے)	۱ر ۶ پی
اردو کی دوسری کتاب	۲ر ۶ پی
اردو کی تیسری کتاب	۵ر —
فارسی کی پہلی کتاب	۱ر ۹ پی
فارسی کی دوسری کتاب	۲ر ۳ پی
انگریزی کا قاعدہ	۳ پی
محمڈن سکول انگلش پرائمر	۱ر ۳ پی

ان کی خوبی ان کے ملاحظہ سے معلوم ہوتی ہے۔

اور کتب

تمار انگریزی	۴ پی	قوت فیصلہ	۲ر
تلقین ارشد	۴ر	تیر اعظم	۴ر
مخزن الحکمت حصہ اول	۸ر		

کتابون کے طلب کرنے یا انجمن کے متعلق اور کسی معاملے مین جو خط و کتابت کیجائے وہ سب مولوی کرم بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ و کتوریہ پریس اور راستت سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام ہونی چاہئے۔

شرح دیوان حماسہ

یہ کتاب شرح حامل للتن دیوان حماسہ کی جو کہ تالیف امام الشعرا ابو التمام الطائی کا ہے۔ یہ دیوان ایک

عمدہ درسی کتاب ہے اور اس کے پڑھنے سے عادات
واطوار و محاورات عرب عربا پر عموماً اور حالات و
خیالات اہل جاہلیت پر خصوصاً پوری پوری واقفیت
ہوتی ہے۔ یہ دیوان اشعار معلقہ ایام جاہلیت
یعنے قبل ظہور اسلام و اشعار مشکل قرون اولی
کا مجموعہ ہے اور اسی لئے نہایت شرح طلب
علماے سلف جزاہم اللہ تعالیٰ نے اسکی شروح متعددہ
عربی زبان مین ایسی لکھین کہ جنکا سمجھنا بجاے خود
دشواریون سے خالی نہین۔ ضرورت عام تھی کہ
اسکی ایک شرح مطلب خیز اردو سہل وصاف مین
لکھی جائے۔ الحمد للہ کہ ان دنون ایک بہت بڑے
نامور فاضل ادیب مولوی ذوالفقار علی صاحب
دیوبندی نے شرح اس دیوان کی لکھی جسکا نام
تسہیل الدراسہ رکھا۔ اصل شعر بخط نسخ جلی
ہے اور اوس کے نیچے حل لغات و تحقیق محاورات
عربی زبان مین کیا گیا ہے اور اوس کے بعد
اوسی شعر کا ترجمہ آسان ومطلب خیز اردو مین
لکھا ہے۔ گویا ہر شعر کی دو شرح ہین ایک عربی
اور دوسری اردو۔ شارح نے اس دیوان
معلق کی شرح کو ایسی شرح وبسط سے لکھا ہے کہ
اب اسکے پڑھنے اور پڑھانے مین جو دقتین واقع
ہوتی تھین سب رفع ہوگئین۔ اساتذہ وتلامذہ
دونون کے لئے یہ شرح مفید وکارآمد ہے۔
اس مطبع مین شرح چھپنا شروع ہوگئی ہے چنانچہ
ایک جزو اعظم اسکا باب حماسہ جو کہ پندرہ جز تقطیع
۲۲۰۲۹ پر آیا ہے طبع ہوگیا۔ یہ پوری کتاب ۲۲
۲۹۔ تقطیع پر تخمیناً قریب ۴۰ جز کی ضخامت مین ہوگی
اور قیمت اسکی دو روپیہ ۸ر۰۔ دوران طبع مین
ہے جو صاحب اپنی درخواست خریداری ۳۱ اگست
۱۸۸۹ء تک مطبع ہذا مین بھیجینگے بقا کو بوقت طیاری
یہ شرح ملیگی ورنہ ۳ر روپیہ کو۔
العبد۔ عبدالاحد۔ مہتمم مطبع مجتبائی۔ دہلی۔

صحیح بخاری مع فتح الباری

صحیح بخاری جسکی شان مین جہان سے اہل حدیث اصح الکتب
بعد کتاب اللہ صحیح البخاری پر اتفاق کرتے ہین اور
اسکی شرح جو تمام اور شروحات مین معتبر اور جسکی نسبت
تمام محققین ومحدثین سلف وخلف لاہجرۃ بعد الفتح کو بالکل
صحیح مانتے اور ٹھیک جانتے ہین۔ یکجا ہر دو متن مین مثل
مسلم دلوی کے بڑی تقطیع پر نہایت اہتمام اور صحت مع
کیساتھہ مطبع انصاری دہلی مین چھپ رہی ہے ہر ایک پارہ
علحدہ علحدہ چھپتا ہے صحت کا یہان تک لحاظ رکھا ہے کہ
مطبوعہ مصر کے ہر ہر پارہ کا صحت نامہ اسکے ہر ہر پارہ کے
ساتھہ لگایا جاتا ہے ابتک اس کتاب کے تیرہ پارہ بالکل تیار
ہو چکے ہین اور چودہوان اور پندرہوان پارہ زیر طبع ہے
قیمت ہر ایک پارہ کی بغیر محصول ڈاک عہ اور محصول ۱۰ر اور
پیشگی قیمت پارہاے غیر مطبوعہ کی بلا محصول ڈاک ۱۲ر اور مع محصول
۱۴ر فی پارہ ہے جن صاحبونکو درکار ہو درخواست خریداری بنام مولوی
محمد عبدالمجید صاحب مالک مطبع انصاری دہلی بھیجین۔ فقط

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔